نظرات

لیجئے صاحب! اب مطلع صاف ہوگیا ہے۔ بادل چھٹ گئے ہیں اور امریکہ کا چہرہ بالکل آسانی کے ساتھ سب کے سامنے بے نقاب ہوگیا ہے ـــــ سوویت روس کی متحدہ ریاستوں کے بکھراؤ کے بعد دنیا میں دو ہی مدمقابل رہ گئے ہیں، عیسائیت اور اسلام۔

اس سے پہلے ان دونوں مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان میں ایک تیسری طاقت کے روپ میں کمیونزم ابھرا تھا، اور اس کی حقیقت سے خالی لیکن چکاچوند دکھائی دینے والی بعض اقتصادی اصلاحات نے پورے عالم میں تہلکہ مچادیا تھا، اور امیری و غریبی کے ماحول میں کمیونزم کی مقبولیت نے سوشلزم کی پالیسیوں پر کاربند رہنے والے ممالک میں کھلبلی مچادی تھی۔ جس کی وجہ سے ان ممالک نے کمیونزم کے خلاف ایک مشترکہ محاذ کھول دیا تھا متواتر اس کی برائیوں کی طرف عوام الناس کی توجہ مبذول کرائی جاتی رہی۔ اور دوسرے ذرائع سے کمیونزم پر وار کئے جاتے رہے۔ بالآخر کمیونزم مخالف محاذ کو کامیابی نصیب ہوئی اور بیسویں صدی کے ابتدائی دور میں جو کمیونزم پوری دنیا کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے کمربستہ ہوکر میدان میں نکلا تھا وہ بیسویں صدی کے آخری دہے میں زمین دوز ہوگیا اور پھر ایسی صورت پیدا ہوئی کہ خود سوویت روس میں کمیونزم قابلِ نفرت چیز سمجھی جانے لگی۔
س صورت حال سے پوری بنی نوع انسانیت کو راحت واطمینان نصیب ہوا کیونکہ کمیونزم بں مذہبی تصور کو افیون کی نشے سے تعبیر کیا گیا تھا اور اس نے تمام مذاہب کی تعلیمات کا مذاق ڑاتے ہوئے کمیونزم میں ہی بنی نوع انسانی کی فلاح وترقی کا حصول سمجھایا گیا تھا جو آخر ں سراسر غلط ثابت ہوا۔ اور دنیا نے محسوس کیا کہ کوئی بھی انسانی ترقی مذہب کی تعلیمات رعمل پیرا ہوئے بغیر ناممکن ہے۔ چنانچہ جس ملک میں خدا کا تصور خلاف قانون تھا اس ملک میں وزی وروٹی کے لئے گڑگڑا کر عجز و انکساری کے ساتھ خدا کو یاد کیا گیا ـــ کمیونزم کے

بنی نوع انسانی کے خلاف خطرناک عزائم کو بے نقاب کرنے کے لئے ہر مذہب کے ماننے والوں نے اپنے اپنے طریقے پر مہم چلائی اور اسی مہم کی وجہ سے کمیونزم دنیا سے رفع دفع ہوا۔ اور مذاہب کے ماننے والوں نے چین وسکھ کی سانس لی۔ مگر اس موقع پر عالم انسانیت کی بہتر سے بہتر طریقہ پر خدمت کرنیکے منصوبوں کو عملی شکل دینے کے لئے انسانیت کے بہی خواہوں کو آگے آنا چاہیئے تھا کہ امریکہ نے اسے عالم انسانیت کے مفاد سے روگردانی کرتے ہوئے اپنے ہی مفاد میں لینا شروع کر دیا ہے۔ اور اب وہ تیزی سے تمام انسانی حقوق کی پامالی کرتے ہوئے اسی تاناشاہی کے ساتھ اپنے مخالف ممالک کے خلاف سرگرم ہے جس تاناشاہی کے ساتھ کمیونزم کے نام لیواؤں نے بنی نوع انسانی کے خلاف اپنی سرگرمیاں شروع کر رکھی تھیں۔ امریکہ جو عیسائی مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کا ملک ہے اپنے اکثریتی باشندوں کے مذہب عیسائیت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی شاطرانہ چالوں سے اپنے مدمقابل مذہب اسلام کا جو اس کے لئے اس کی دانش میں سب سے بڑا خطرہ ہے بیخ کنی کے لئے کمربستہ دکھائی دے رہا ہے۔ عراق پر تازہ حملہ، بوسنیا ہرزیگونیا میں مقامی باشندوں و فوجیوں کے ذریعہ بے گناہ مسلمانوں پر اندھادھند ظلم وستم قتل وغارتگری، لبنان پر اسرائیل کی زبردست بمباری کے نتیجہ میں ۲ لاکھ سے زیادہ عربوں کی تباہی وبربادی اور ان کے گھر بار سے بے دخلی، لیبیا پر پابندی اور عراق پر مسلسل اقتصادی پابندی یہ سب کیا ہے اسی شیطانیت کا کھیل ہے جس میں انسانیت کے مفاد سے سراسر ان دیکھی کرتے ہوئے ایک ہی ملک کی داداگیری کا سکہ قائم کیا جائے۔

کس کو کیا معلوم تھا کہ کمیونزم کے بکھراؤ کے بعد امریکہ کا دوسرا نشانہ اسلام پسند قوت کو تہس نہس کر کے تمام عالم میں اپنا ہی جھنڈا گاڑنا ہوگا۔

ماہانہ معارف اعظم گڑھ ستمبر ۱۹۷۴ء کے شذرات کی ابتدا میں مرحوم جناب شاہ معین الدین ندوی رقم طراز ہیں:

" ہندوستان کے مسلمانوں میں یہ بڑی خامی ہے کہ وہ وقتی جوش میں آکر ایک مرتبہ بڑی سے بڑی قربانی کر سکتے ہیں مگر کسی معاملہ میں متحد اور منظم ہو کر مسلسل جدو